روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 18 راگست 2011ء 17 رمضان 1432 ہجری 18 ظہور 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 191

مصائب دنیا کی ڈھال

حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

روزہ رکھو کیونکہ یہ آگ اور دنیا کے مصائب کے مقابلہ پر ڈھال ہے۔

(کنزالعمال جلد8صفحہ 449 حدیث نمبر23603)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول

جس قدر احکام شرع ...... میں مقرر ہیں ان میں اسرار عجیبہ اور لطائف غریبہ غور کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ مثلاً یہاں پر جو شہر رمضان واسطے صیام کے اللہ تعالیٰ کے کلام میں مخصوص فرمایا گیا اس میں ایک عجیب سر یہ ہے کہ یہ مہینہ آغاز سنہ ہجری سے نواں (9) مہینہ ہے۔ یعنی 1۔محرم 2۔صفر 3۔ربیع الاول 4۔ربیع الثانی 5۔جمادی الاول 6۔جمادی الثانی 7۔رجب 8۔شعبان 9۔رمضان اور ظاہر ہے کہ انسان کی تکمیل جسمانی شکم مادر میں نو ماہ میں ہی ہوتی ہے اور عدد نو کا فی نفسہٖ بھی ایک ایسا کامل عدد ہے کہ باقی اعداد اسی کے احاد سے مرکب ہوتے چلے جاتے ہیں، لاغیر۔ پس اس میں اشارہ اس امر کی طرف ہوا کہ انسان کی روحانی تکمیل بھی اسی نویں مہینے رمضان ہی میں ہونی چاہئے اور وہ بھی اس تدریج کے ساتھ کہ آغاز شہور ہجری سے ہر ایک ماہ میں ایام بیض وغیرہ کے روزے رکھنے سے بتدریج تصفیہ قلب حاصل ہوتا رہا۔ جیسا کہ شیخ نے کہا ہے کہ۔

صفائی بتدریج حاصل کنی
تامل در آئینہ دل کنی

حتیٰ کہ نواں مہینہ رمضان شریف کا آ گیا تو اس کے لئے یہ حکم ہوا کہ فمن شھد منکم .... (البقرہ:186) یہاں تک کہ مومن متبع کو روزے رکھتے رکھتے آخر عشرہ رمضان شریف کا بھی آ گیا۔ پس اب تو ظلمات جسمانیہ اور تکدرات ہیولانیہ سے پاک وصاف ہو گیا تو عالم ملکوت کی تجلیات بھی اس کو ہونے لگیں اور طاق تاریخوں میں مکالمات الٰہیہ کا مورد ہو گیا اور یہی حقیقت ہے لیلۃ القدر کی جو آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور اس لئے شارع .... نے تعیین لیلۃ القدر کی 27 شب مقرر فرما دی کیونکہ درصورت 29 دن ہونے شہر رمضان کے وہی 27 شب آخری طاق شب ہو جاتی ہے، جس میں تکمیل روحانی انسان متبع کے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ شب 27 کی ایک عجیب مبارک شب ہے جس میں قرآن مجید بھی نازل ہوا۔ کما قال اللہ تعالیٰ انزلناہ فی الیلۃ القدر .... (القدر2-4) ایضاً قال تعالیٰ۔ انزلناہ فی لیلۃ مبارکہ (الدخان :4) اور چونکہ یہ شب مبارک اور لیلۃ القدر دونوں رمضان شریف ہی میں ہوتی ہیں لہٰذا ان تینوں آیتوں میں کوئی اختلاف بھی باقی نہیں رہا اور انزلناہ فی لیلۃ القدر میں ضمیر مذکر غائب کا مرجع اس لئے مذکور نہیں ہوا ہے کہ جملہ اہل کتاب یہود ونصاریٰ حضرت خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کے اشد درجہ منتظر تھے کیونکہ تمام کتب میں آپ کی بشارات اور صفات حمیدہ موجود تھیں اور اب تک موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کے منہ میں ڈالا جانا بھی بائبل میں اب تک پایا جاتا ہے۔ اس لئے اس کلام الٰہی کے نزول کا بھی ان کو سخت انتظار تھا اور نیز مشرکین عرب اپنے باپ دادوں سے سنتے چلے آتے تھے کہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے بنی اسمٰعیل میں ایک نبی عظیم الشان مبعوث ہونے والا ہے۔ لہٰذا جملہ اہل مذاہب اور اہل کتاب کو اس نبی آخرالزمان اور نزول کلام الٰہی کا انتظار تھا اور ان میں آپ کی بعثت کا ذکر خیر رہتا تھا جیسا کہ سورہ بینہ کی ہماری تفسیر سے واضح ہے۔ اس لئے انزلناہ کے مرجع کے ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی بلکہ مرجع کے ذکر کرنے میں وہ نکتہ حاصل نہ ہوتا تھا جو اس کے عدم ذکر کرنے میں ایک لطیفہ حاصل ہوا۔ اس لئے مرجع ضمیر "انزلناہ" کا ذکر سابق میں نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس کا ذکر تو کل اہل کتاب اور مشرکین عرب میں موجود ہے۔

﴿ خطبات نور ص :231 ﴾

نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا

حضرت مسیح موعود نے **نماز میں سوز پیدا کرنے کے لئے ایک دعا** سکھلائی ہے۔ اگر توجہ پیدا نہ ہو تو پنج وقت ہر ایک نماز میں خدا تعالیٰ کے حضور میں بعد ہر ایک رکعت کے کھڑے ہو کر یہ دعا کریں کہ

"اے خدائے تعالیٰ قادر و ذوالجلال! میں گناہ گار ہوں اور اس قدر گناہ کی زہر نے میرے دل اور رگ و ریشہ میں اثر کیا ہے کہ مجھے رقت اور حضور نماز حاصل نہیں ہو سکتا۔ تو اپنے فضل وکرم سے میرے گناہ بخش اور میری تقصیرات معاف کر اور میرے دل کو نرم کر دے اور میرے دل میں اپنی عظمت اور اپنا خوف اور اپنی محبت بٹھا دے تاکہ اس کے ذریعہ سے میری سخت دلی دور ہو کر حضورِ نماز میسر آوے۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود ص 37)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

مکرم سردار محمود الغنی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میری بیٹی مناہل محمود سردار نے O-Level امتحان میں گیارہ As حاصل کئے ہیں۔ ان میں سے *8A ہیں۔ عزیزہ نے لاہور گرائمر سکول ماڈل ٹاؤن میں سب سے زیادہ As حاصل کئے ہیں اور سکالرشپ کی بھی حقدار قرار پائی ہے۔ عزیزہ مکرم سردار عبدالسمیع صاحب کی پوتی، مکرم یوسف سلیم ملک صاحب مربی سلسلہ کی نواسی اور حضرت ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کا یہ اعزاز مبارک فرمائے، دین ودنیا کی حسنات وبرکات سے نوازے، خادمہ دین بنائے اور ہمیشہ اپنے پیار کی راہ پہ چلائے۔ آمین

تبصرہ

ارمغان ملتان

ملتان کے اہم تاریخی آثار، معروف بزرگان دین اور بعض مشاہیر کا جامع تذکرہ

مصنف: محمد داؤد طاہر
ضخامت: 592 صفحات
قیمت: 995 روپے
ناشر: فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

ملتان مذہبی، سیاسی، سماجی، علمی اور تجارتی اعتبار سے بہت اہمیت رکھتا ہے اور قدیم زمانہ سے انہی وجوہات کی بنا پر اپنی جداگانہ شناخت لئے ہوئے ہے۔ اس تاریخی شہر کی رونقیں ہمیشہ سے قائم رہی ہیں، کیونکہ یہاں آپ کو قدیم اور جدید ثقافت اور تہذیب ساتھ ساتھ چلتی نظر آئیں گی۔

ملتان کے اہم تاریخی آثار، معروف بزرگان دین اور بعض مشاہیر کے تذکرے پر مشتمل کتاب ''ارمغان ملتان'' مکرم محمد داؤد طاہر صاحب کی مجموعی طور پر ساتویں اور تاریخی، سیاحتی اور ثقافتی تحقیق پر مشتمل کتب میں چوتھے نمبر پر ہے۔

مصنف سفرنامہ نگاری میں اپنے جوہر دکھا چکے ہیں اور تین کتب لکھ کر سفرنامے کی تاریخ میں ایک اہم مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ آپ کے سفرناموں میں پُرمعنی سادہ بیانی کی خوبصورت مثالیں ملتی ہیں۔ ان سفرناموں کا ادبی دنیا میں کھلے بازوؤں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ نامور سفرنامہ نگاروں اور نقادوں نے آپ کی کتابوں کو اعلیٰ پائے کی ادبی کاوش قرار دیا۔

مصنف کی زیر تبصرہ کتاب کا مطالعہ کرکے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کتاب کو زیور طبع سے آراستہ کرنے کا سفر بہت وسیع محنت طلب تحقیق اور لگن کو لئے ہوئے ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں ان شخصیتوں کو دوبارہ زندہ کیا ہے جو وقت کی دھول میں گم ہو چکی تھیں۔ ایسے تاریخی مقامات اور آثار کو ایک بار پھر منظر عام پر لائے ہیں جو زمانے کی دست برد سے تباہ ہو چکے تھے۔ ایسی روحانی اہمیت کی حامل شخصیات کا تعارف ایک جگہ جمع کرکے قارئین کو بہت سی اہم معلومات فراہم کی ہیں۔ جدید و قدیم تہذیبوں کے اس گہوارے میں موجود بہت سے گوشوں سے پردہ اٹھایا ہے۔ بلاشبہ ملتان کی تاریخ کو منظر عام پر لانا ایک نئی دنیا دریافت کرنے کے مترادف ہے۔

مجھے ملتان کئی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا ہے اور تاریخی اور قدیم مقامات دیکھنا اور ان کی تاریخ سے آگاہی کا بھی کسی حد تک شوق ہے، تاہم اس کتاب کے مطالعہ کے بعد تو یوں لگتا ہے جیسے کبھی ملتان گیا ہی نہیں۔ مصنف نے اس عمدہ اور منفرد انداز سے اس شہر کا نقشہ صفحہ قرطاس پر بکھیرا ہے کہ بیسیوں معلومات بالکل نئی اور علم میں اضافے کا باعث ہیں۔ اب ساوی مسجد کے بارے میں مصنف کی تحقیق ہی دیکھ لیں، بہت قابل قدر ہے انہوں نے تفصیل سے بتایا ہے کہ یہ عمارت جو عرف عام میں ساوی مسجد کہلاتی ہے اور عملاً مسجد کے طور پر ہی استعمال ہو رہی ہے دراصل ایک مقبرہ کے طور پر تعمیر ہوئی تھی۔

اور پھر یہ تحقیق تو بہت ہی قابل تعریف ہے کہ حضرت بابا گورونانک سفر کرتے ہوئے ملتان بھی تشریف لائے اور شاہ شمس کے مزار پر فروکش ہوئے، اس جگہ کو سکھ لٹریچر میں ''گوردوارہ تھڑا صاحب'' کا نام دیا گیا ہے۔ شاہ شمس دربار کے لوگ اب اس جگہ کے بارے میں کوئی علم نہیں رکھتے حتیٰ کہ محکمہ اوقاف کے اہلکاروں کو بھی اس جگہ کا کچھ پتہ نہیں۔ مصنف کی محنت اور تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ روایت کے مطابق گورونانک، شاہ شمس کے مزار پر فروکش رہے تھے۔ جب ملتان پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت قائم ہوئی تو سکھوں کے جتھے کے جتھے اس جگہ کی یاترا کے لئے آنے لگے۔ ان دنوں مزار میں داخلے کا راستہ مزار کی مغربی دیوار میں، مسجد کے ساتھ تھا جہاں سے مسلمان اور سکھ سب اندر آتے تھے، مسلمان شاہ شمس کے مزار پر چلے جاتے اور سکھ غلام گردش میں واقع اس جگہ پر گرنتھ صاحب کا پرکاش کرتے۔ جہاں روایت کے مطابق گورونانک چلہ کش رہے تھے۔ چونکہ مسلمانوں اور سکھوں دونوں کے داخلے کا راستہ ایک ہی تھا لہٰذا بعض اوقات نقص امن کا خطرہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اس صورتحال کے تدارک کے لئے مہاراجہ کے حکم پر سکھوں کے لئے مزار کی مشرقی دیوار میں سے الگ راستہ بنا دیا گیا۔ سکھ وہاں سے داخل ہو کر سیدھے اس جگہ پہنچ جاتے جسے سکھ لٹریچر میں ''گوردوارہ تھڑا صاحب'' کا نام دیا گیا ہے مگر حالات بدلنے پر اسے بند کر دیا گیا۔ مزار کے جنوبی جانب جہاں گورونانک چلہ کش رہے تھے اب وہاں قبریں بن چکی ہیں۔

مصنف کا پہلا سفرنامہ ''شوق ہمسفر میرا'' کے نام سے منظر عام پر آیا جسے نقادوں نے اعلیٰ ادبی پائے کی کاوش قرار دیا۔ ایران اور ترکی سفر کے احوال پر مشتمل دوسرا سفرنامہ ''سفر زندگی ہے'' کو بھی خاص مقبولیت حاصل ہوئی۔ جب آپ کویت گئے تو وہاں کے سفروں کی تفصیلی داستان ''اک سفر اور سہی'' کے نام سے لکھ ڈالی۔ پھر انہوں نے تاریخی اور ثقافتی اہمیت کی تحقیق پر مشتمل کتب لکھنے کا سلسلہ شروع کیا اور اٹک سے شاہدرہ تک کے اہم مقامات کا سفرنامے کی شکل میں تذکرہ بعنوان ''منزل نہ کر قبول'' کی صورت میں کیا اور پھر اسلام آباد، لاہور، اور ان کے نواحی علاقوں اور مقامات کا احوال ''نئی منزلیں ہیں پکارتی'' کے نام سے کتاب میں کیا، اسی تسلسل میں لاہور اور ملتان کے درمیان واقع اہم تاریخی آثار کا جائزہ ''اک جہاں اور'' میں لیا ہے اور اب ملتان کے اہم تاریخی آثار، معروف بزرگان دین اور بعض مشاہیر کا جامع تذکرہ کیا ہے ''ارمغان ملتان'' میں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اور ہمت اور طاقت دے اسی طرح قلم کے جوہر دکھاتے رہیں۔ ان کی زیر تصنیف کتب میں چین، ملائیشیا، دبئی، عمان، تھائی لینڈ، سنگاپور، کوریا، جاپان اور بھارت کے سفرنامے شامل ہیں۔

(ایف شمس)

مکرم عبدالشافی بھروانہ صاحب

جلسہ بر موضوع احمدیت کے عقائد

جامعہ احمدیہ سیرالیون مختلف اوقات میں ریجنل لیول پر مختلف علمی اور دعوت الی اللہ سے متعلق سیمینارز منعقد کرنے کی توفیق پاتا رہتا ہے اسی سلسلے میں کافی عرصہ سے ایک سیمینار کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جس میں جماعتی عقائد کا تفصیلی بیان کیا جائے، اس بات کا اظہار طلباء جامعہ کے علاوہ مقامی سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپل بھی کر چکے تھے۔

مورخہ 28 جون 2011 کو ایک پروگرام ترتیب دیا گیا جس کا موضوع احمدیت کے عقائد رکھا گیا۔ طلباء جامعہ ہفتہ وار دعوت الی اللہ کے پروگرام کے تحت شہر کے مضافات میں مختلف غیر از جماعت احباب سے مستقل رابطے میں رہتے ہیں۔ تمام احباب کو تحریری دعوت نامے بھجوائے گئے۔ ان کے علاوہ احمدیہ سکولز کے تمام اساتذہ اور پرنسپلز صاحبان کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ تقریب کی تیاری کے سلسلے میں طلباء جامعہ نے کانفرنس ہال کو احمدیت کے خوبصورت پیغامات پر مبنی رنگا رنگ بینرز سے سجایا۔ اس تقریب کی صدارت مکرم عقیل احمد صاحب ریجنل مشنری بو ٹاؤن نے کی۔ تقریب کے آغاز سے قبل جلسہ سالانہ سیرالیون کا ویڈیو پروگرام حاضرین کو دکھایا گیا۔

اس سیمینار میں تین موضوعات پر تقاریر رکھی گئیں جن کے عناوین درج ذیل ہیں:۔

وفات مسیح
ختم نبوت
صداقت حضرت مسیح موعود

پہلی تقریر وفات مسیح کے موضوع پر جامعہ احمدیہ کے سال سوم کے طالب علم مکرم عطاء الہادی کوروما صاحب نے کریو زبان میں کی۔

دوسری تقریر مکرم مبارک احمد گھمن صاحب قائمقام پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ختم نبوت کے موضوع پر کی۔

تیسری تقریر مکرم عمر مورس کمارا سرکٹ مشنری بوٹاؤن نے صداقت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر کی۔

تقاریر کے بعد حاضرین کو سوالات کا موقع دیا گیا، مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم عقیل احمد صاحب نے سوالات کے تفصیلی جوابات دیے۔

جامعہ احمدیہ کے شعبہ سمعی و بصری کے تحت احمدیت کے تعارف پر مبنی فولڈرز تیار کیے گئے تھے، تقریب کے اختتام پر طلباء جامعہ نے مذکورہ فولڈرز تقسیم کیے۔ اسی دوران مہمانوں کو ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

اس تقریب میں طلباء جامعہ کے علاوہ 225 احباب نے شرکت کی جن میں سے 175 غیر از جماعت احباب تھے جن میں غیر از جماعت مساجد کے امام، بوٹاؤن کے مختلف پولیس آفیسرز، مختلف سیکشن چیف، ٹیچرز کونسل بو پرائمری سکولز کے انچارج کے علاوہ میڈیا کے نمائندگان بھی موجود تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کو تمام حاضرین کے لیے بابرکت کرے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

تبرکات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

بعض مریض کس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں

رمضان شریف میں روزوں کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں افراط اور تفریط کے رنگ میں پھیلی ہوئی تھیں۔ جنہیں حضرت مسیح موعود نے دور کیا اور آپ کے خلفاء نے بھی مگر بعض غلطیاں ایسی بھی ہیں۔ جن کے دور کرنے میں ڈاکٹروں کا علم بھی کام آتا ہے۔ اس لئے آج میں تفریط کی غلطی کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ روزے کوئی ساری عمر کے لئے تو ہیں نہیں۔ صرف گنتی کے چند دن ہیں۔ سو اگر تم میں سے کوئی مریض ہو۔ یا مسافر ہو۔ وہ اور دنوں میں روزے پورے کرلے اور جن لوگوں کو توفیق ہی نہ ہو۔ بسبب ارذل عمر کے یا کہنہ بیماری وغیرہ کے یا متواتر سفر کے وہ روزہ کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ سو جو بات دل کی خوشی سے ہوسکے وہ کرلیا کرو۔ لیکن اگر تم کو علم ہو جاتا۔ تو تم یہ بات جان لیتے۔ کہ روزہ رکھنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اس لئے تم مرض اور سفر کے بہانوں سے روزے نہ چھوڑ دیا کرتے اور ایک قسم کا سفر اور ایک قسم کی بیماری ایسی بھی ہے۔ کہ اس میں بھی روزہ رکھنا چاہئے۔

یہ مطلب ہے اس آیت کا اور لوگوں نے بہت دھوکا کھایا ہے اس پر عمل کرنے میں۔

واقعی مریض یا مسافر کا روزہ رکھنا

چنانچہ پہلے تو وہ لوگ ہیں۔ جو واقعی مریض ہیں اور مسافر ہیں پھر اپنی ہیکٹری کی وجہ سے یا عادت کی وجہ سے لوگوں کی شرما شرمی یا ان کی ملامت کے خوف کی وجہ سے بیماری اور سفر میں روزہ رکھتے ہیں اور خدا کی حکم عدولی کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض کو یہ خیال ہوتا ہے کہ پھر کون روزے رکھتا پھرے گا۔ آج کل ٹھنڈا موسم ہے اور گھر میں بیوی اٹھتی ہے ۔ کھانا سحری کا تیار ملتا ہے۔ پس باوجود بیماری کے روزہ رکھنے میں بہت سہولت ہے۔ آئندہ چل کر موسم شائد گرم ہو جائے اور بیوی کے لئے کھانا تیار کرنا اور پچھلے پہر اٹھنا ناگوار ہو اور سحری کے دقت ہو۔ بس اب روزے نہ چھوڑو اور کوئی تکلیف تو ایسی ہوتی ہی نہیں۔ چارپائی پر یوں بھی پڑے ہی ہیں۔ بلکہ طبیب صاحب نے کہہ دیا ہے۔ کہ فاقہ اچھا ہے۔ چلو روزہ رکھ لو۔ یا سفر میں ہی رات یوں بھی جاگتے ہی گزرے گی سٹیشنوں پر کھانا بھی مل جاتا ہے اور صرف لاہور تک تو جانا ہی ہے۔ پھر کیا حرج ہے اگر ہم روزہ رکھ لیں۔ مگر ان دونوں عذروں کا جواب یہ ہے۔ کہ اولئك العصاة یہ لوگ اپنے نفس اور اپنی بیوی کے آرام کی خاطر یا اس ڈر اور شرم سے کہ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے۔ کہ ذرا سی بیماری یا معمولی سفر ہے۔ مگر ہمارے مولانا روزہ نہیں رکھتے ضرور روزہ رکھتے ہیں۔ سو یہ نافرمان لوگ ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں ایک دفعہ دستوں سے بیمار تھا۔ رمضان آیا۔ تو ایک دو روزے رکھ کر معلوم ہوا۔ کہ دستوں میں کچھ کمی ہے سو میں نے غلطی سے باوجود واقعی بیمار ہونے کے روزے رکھ لئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قوت رجولیت بالکل مفقود ہوگئی اور نہ صرف میرا اپنا نفس کمزور ہوگیا۔ بلکہ میں دوسروں کے حقوق کا غاصب بھی بن گیا اور بہت دعا اور تضرع اور گریہ زاری کے بعد وہ غلطی معاف ہوئی اور وہ طاقت واپس آئی۔ سو ایسے لوگوں کے متعلق تو حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے فتوے بہت سختی اور بہت صراحت کے ساتھ موجود ہیں۔ ان پر عمل کرنا چاہئے۔

آنے بہانے سے روزہ نہ رکھنے والے

لیکن ان کے علاوہ ایک اور جماعت نوخیزوں کی موجود ہے۔ جو آنے بہانوں سے روزہ سے نجات حاصل کرنی چاہتے ہیں اور ذرا ذرا سے عذر اور ناجائز حیلوں کی آڑ میں روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ان پر یورپ کی پُرخوری اور تنوع طعام اور زبان کے چٹخاروں کا رنگ غالب ہے اس لئے وہ ان فتووں سے جو پہلی جماعت کے لئے تھے۔ ناجائز فائدہ اٹھانے لگے ہیں۔ جس کی وجہ سے ترازو کا پلڑا اب دوسری طرف جھکنے لگا ہے۔ پہلی جماعت تو نیکی کے شوق میں غلط کار ہوگئی تھی۔ مگر یہ نیکی سے نفرت کرکے اور اس نفرت کو جائز قرار دے کر اس سے زیادہ گنہ گار ہو رہے ہیں اور انہی کی طرف میرا روئے سخن ہے اور انہی کے لئے اس آیت کا یہ حصہ ہے کہ روزہ بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی نیکی ہے اور تمہارے لئے سوائے مجبوری یعنی حقیقی مرض اور حقیقی سفر کے اور کوئی وجہ حیلہ تراشی کی نہیں ہے۔ کیونکہ روزہ کا اجر جو ہے وہ خود ذات باری ہے۔ پس اس اجر کے حصول کے لئے چاہئے تو یہ تھا۔ کہ خواہ کوئی مریض ہوتا۔ یا مسافر۔ وہ بھی روزہ رکھ کر خواہ مرجاتا۔ خواہ ہلاک ہوجاتا۔ مگر اس اجر اور انعام کو ضرور حاصل کرلیتا۔ لیکن ہمارا حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ کیونکہ رمضان میں ان کا بیمار ہونا اور ان کا مسافر ہونا ہی ہمارے نزدیک روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ یہ لوگ دوہری مشقت نہ اٹھائیں۔ بلکہ صرف دل میں روزہ کی خواہش رکھیں اور ہمارے حکم سے روزہ ترک کردیں اور پھر رمضان کے بعد ان کو رکھ لیں۔ تو ان کو بھی ہم وہی اجر دیں گے۔ جو روزہ داروں کو دیتے ہیں۔ مگر دیکھنا۔ بیماری اور سفر کو حیلہ اور بہانہ نہ بنالینا۔ کیونکہ روزہ بہرحال اپنے اجر کے لحاظ سے ایک عظیم الشان چیز ہے اور اس کو چھوڑنا کسی حیلے بہانے سے جائز نہیں۔ کیونکہ سفر حج میں باوجود سفر کے اور باوجود اذیً من راسه کی بیماری ہونے کے بعض روزے پھر بھی رکھنے پڑتے ہیں۔

بہانہ والا سفر

اب پہلے تو بہانہ والا سفر لے لیں۔ اس کا فیصلہ خود حضرت مسیح موعود نے فرما دیا ہے۔ یعنی جو شخص اپنے روزگار کے لئے، یا ڈیوٹی کے لئے باقاعدہ اور عادتاً سفر کرتا رہتا ہو۔ مثلاً ریلوے کے ملازمین یا سفری ڈاکخانوں کے نوکر یا وہ لوگ جو ہمیشہ اپنے پیٹ کے دھندے کے لئے سفر میں رہتے ہیں۔ مثلاً پھیری والے تاجر وغیرہ وغیرہ ان پر نہ نماز قصر ہے۔ نہ روزہ معاف یہاں تک حضرت مسیح موعود کا فتویٰ ہے۔ آگے اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے۔ کہ یہ روزگار کا سفر ہے۔ اس لئے اس میں ضرور روزہ رکھو اور اگر سفر میں روزہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ تو سفر چھوڑ دو۔ لیکن اگر سفر اتفاقی ہے اور اتفاقی سے مراد یہ کہ سر پر پڑ گیا ہو خدا کی طرف سے ہی یعنی بمجبوری اور لاچاری۔ تو اس میں روزہ ہرگز نہ رکھو۔ برخلاف اس کے اگر کوئی شخص رمضان میں اپنی پنشن لینے اپنی مرضی سے نہ کہ مجبوری سے گورداسپور جاتا ہے۔ وہ یا تو سفر میں روزہ رکھے۔ یا سفر نہ کرے۔ کیونکہ پنشن پھر بھی بآسانی مل سکتی ہے۔ دوسرے مہینہ یا اسی مہینہ میں عید کے بعد جاکر لے لے۔ لیکن اگر کوئی ایسا قاعدہ ہو کہ اگر رمضان میں نہ لی گئی تو ضبط ہو جائے گی۔ تو پھر دو راستے کھلے ہیں۔ اگر آسانی سے اس ضبطی پر گزارہ ہوسکتا ہے۔ تو بے شک نہ جائے۔ یا اگر وہ پنشن کا روپیہ سلسلہ کے کاموں میں دے دینا ہو تو بے شک چلا جائے۔ کیونکہ نفس کے ثواب سے سلسلہ کی خدمت مقدم ہے۔ لیکن اگر اس کی ضبطی سے بال بچوں کی تنگی واقعہ ہوا گر گھر میں خرچ نہ ہو۔ تو پھر یرید الله بکم الیسر کے ماتحت چلا جائے اور روزہ نہ رکھے۔ مگر یہ تو قریباً فرضی بات ہے۔ کہ کوئی پنشن ایسی نہیں۔ کہ اس طرح ضبط ہو جاتی ہو۔ مگر اس بات پر اور باتیں قیاس کی جاسکتی ہیں۔

محصلین سلسلہ جو ہمیشہ دورے میں رہتے ہیں۔ وہ بھی ملازمین ریلوے کی طرح ہیں۔ مگر جو مربیان کبھی اتفاقاً کسی سفر پر جائیں۔ وہ معذور ہیں۔ مگر جو دورہ ہی کے کام پر ملازم ہیں۔ وہ روزہ نہ چھوڑیں۔ سوائے اس حالت کے کہ ان کو یقین ہو کہ ہم روزہ رکھ کر اس جلسہ میں وہ تقریر یا مباحثہ نہیں کرسکیں گے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے غرض بہت تفقہ درکار ہے۔ مگر وہ سلسلہ کا مربی ہی کیا ہوا۔ جسے اتنا بھی تفقہ یا باریک بینی حاصل نہیں اور یہ امر ایسا ہے کہ اس میں مفتی سلسلہ سے نہیں پوچھا جاسکتا۔ کیونکہ وہ اندرونی حالات کا غیب دان نہیں۔ اس میدان میں ظاہری شریعت کے احکام باطنی شریعت سے حل ہوتے ہیں۔ جو انسان کے اپنے اندر سے نکلتی ہے اور ہر بندہ کے لئے اس کی حالت کے مطابق الگ نازل ہوتی ہے اور یہ وہ راستہ ہے۔ جہاں مفتی معرفت سے سوال کیا جاتا ہے۔ پس غور کرکے دعا کرکے منشائے الٰہی معلوم کرو۔ تو تم کو راستہ بتا دیا جائے گا۔ خواہ وہ معرفت کی معرفت ملے ۔ خواہ کسی دوست کی زبان کی معرفت خواہ فتاویٰ احمدیہ کی معرفت خواہ کسی کے لیکچر یا نصیحت کی معرفت خواہ عقل کی معرفت خواہ ملفوظات مسیح موعود کی معرفت جو الفضل میں چھپا کرتے ہیں۔

غرض بیسیوں طریقے ہیں۔ جن سے ان معاملات میں راستہ کھل جاتا ہے۔ ورنہ جو آسان ہو۔ اس پر عمل کرے۔ کیونکہ بہرحال یرید الله بکم الیسر .... اور الدین یسر اصولی احکام ہیں۔ صرف اتنا خیال کرے۔ کہ میں بہانہ یا حیلہ تو نہیں کر رہا۔ مگر پھر تقویٰ کا سوال آ پڑتا ہے اور تقویٰ کے سوا آدمی ہزار بہانے کرتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ میں بہانے نہیں کر رہا۔ بلکہ شریعت پر عمل کر رہا ہوں ۔ سو دعا کرو کہ خدا مجھ کو اور تم کو دونوں کو بصیرت اور تقویٰ دے اور ساری جماعت کو بصیرت اور تقویٰ عطا کرے تا کہ ہمارے اعمال مقبول ہوں اور ہم کو روزہ کی اہمیت نظر آجائے۔ اور یقین ہو جائے کہ روزہ کا بدلہ خود خدا تعالیٰ ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور جیسا کہ روزہ کھولنے والا خود روزہ کھولتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو اس کا وعدہ الصوم لی .... کا یاد دلاتا ہے۔ جب وہ یہ کہتا ہے کہ اللهم لك صمت یعنی اے اللہ یہ روزہ میں نے تیرے ہی لئے اور تجھے اپنے روزہ کا اجر یقین کرکے تو رکھا تھا۔ پس مل جا مجھے اور قریب ہو جا میرے۔ پھر جواب میں خدا تعالیٰ بھی کہہ دیتا ہے۔ کہ اذا سئلك عبادی عنی فانی قریب۔ یعنی اے بندے اب تو نے میرا عہد یاد دلا کر مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ تو لے میں آ گیا اور تیرے قریب ہوگیا اور پورے رمضان کے روزوں کے بدلے میں ہمیشہ کے لئے تجھ سے قریب ہو جاؤں گا۔ تو یہ تجھے کہنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی کہ

یا اللہ میری یہ دعا قبول کر۔ یا وہ دعا قبول کر۔ بلکہ تیری ہر دعا قبول ہی قبول ہے۔ کیونکہ تو میرے پاس ہے اور میں تیرے پاس ہوں اور قریب ہونے کا دوسرا نتیجہ یہ ہے۔ کہ کلام الٰہی روزہ کے نتیجہ میں آتا ہے۔ بصورت حقائق ومعارف کے اور بصورت الہام کے۔

سو یہ ہے روزہ کا اجر۔ یعنی اس روزہ کا جسے بعض لوگ بہانوں سے ٹالنا چاہتے ہیں۔

مرض کا بہانہ

اب میں مریضوں کے بہانوں کی طرف آتا ہوں۔ جو میرا اصل مضمون ہے سو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ بعض بیمار بڑے بہانہ باز ہوتے ہیں اور بعض بیماریاں بھی بہانہ ہیں اور بعض بیماریاں بہانہ بازی سکھا دیتی ہیں۔ جس طرح بعض بیماریاں انسان کو ضدی بنا دیتی ہیں نافرمان بنا دیتی ہیں اور زبردستی مریض سے روزے رکھوا دیتی ہیں۔ اس کے برخلاف بعض بیمار۔ یا So Called یعنی فرضی بیمار اپنے لئے عجیب عجیب عذر تراش لیتا ہے۔ اور خواہ وہ آگے پیچھے تین تین فاقے کر لیتا ہو۔ مگر روزوں کے نام سے اس کی روح فنا ہوتی ہے اور خواہ کرکٹ کا میچ دیکھنے کی خاطر وہ سفر اور بھوک دونوں برداشت کر سکتا ہو مگر روزہ کی شکل دیکھی اور اس پر لرزہ طاری ہوا اور بعض لوگوں کو ہر وقت اپنی کمزوری کا اتنا فکر رہتا ہے اور وہ انڈے اور مکھن اور اعلیٰ غذائیں اور میوے اور مقویات اس طرح بار بار اور بکثرت استعمال کرتے ہیں کہ اگرچہ ان کی ساری بیماریوں کی وہی پُرخوری اور اعلیٰ خوری باعث ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی وہ روزہ سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ یہ نعمتیں چھٹ جائیں گی اور صرف دو وقت کا کھانا رہ جائے گا۔ اور صبح کا مکھن اور دو عدد نیم برشت انڈے اور تیسرے پہر کی چائے اور اس کے ساتھ کیک بسکٹ اور اسی طرح بار بار کا کھانا یہ سب موقوف ہو جائے گا اور غالباً وہ تیس روزے رکھ کر اور ان آسمانی نعمتوں کو چھوڑ کر مر جائیں گے اور کمزور ہو جائیں گے۔ حالانکہ وہ ایسے کمزور ہیں کہ رمضان میں روزہ کے تو تارک ہیں۔ مگر مباشرت کا سلسلہ برابر جاری رکھتے ہیں اور قیام الیل سے تو دم نکلتا ہے مگر ناولوں اور قصوں اور میگزینوں کو رات کے دو دو بجے تک پڑھتے رہتے ہیں اور روزہ میں صرف دو وقت کا کھانا تو ان کو ضعیف کر دیتا ہے۔ مگر جس دن بیوی سے کھانے کے کسی نقص پر لڑائی ہو تو دو دو دن بغیر کسی کھانے کے زندہ رہ سکتے ہیں اور اگرچہ بیماری کی وجہ سے روزہ تو نہیں رکھتے۔ مگر جب ان کو اسی بیماری کے لئے کوئی کڑوی دوا دی جائے۔ تو وہ شیشی ان کے سرہانے کئی کئی دن اسی طرح بھری پڑی رہتی ہے۔ جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ بیماری روزہ نہ رکھنے کے لئے تھی۔ نہ کہ دوا پینے کے لئے۔

امراض کی تفصیل

اب میں زیادہ واضح طور پر یہ امر بیان کر دیتا ہوں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ روزہ کے لئے مرض کی کئی قسمیں ہیں:۔

1۔ وہ جو واقعی مرض ہو۔ جسے مریض اور ڈاکٹر سب بیماری کہتے ہیں۔ اس میں تمام وہ امراض شامل ہیں۔ جن کے آثار ظاہر ہوں۔ مثلاً دست، قے، بخار، کھانسی، نزلہ، زخم، پیچش، درد، ورم اور ایسے ہی علامات اور نقائص جو فوراً لوگوں پر اور مریض پر اور طبیب پر ظاہر ہوں اور کوئی شک نہ ہو۔ ایسے مریض کو روزہ رکھنا قطعاً منع ہے۔ اگر رکھے گا تو ناجائز کام کرے گا۔

2۔ دوسرا وہ مریض جسے خود تو شک ہو۔ مگر ڈاکٹر اس کے مرض کو نہ صرف مرض بلکہ Serious مرض کہتا ہو اور حکماً روزہ بند کرتا ہو۔ بشرطیکہ وہ ڈاکٹر کوئی ہندو، سکھ یا عیسائی یا مخالف روزہ نہ ہو۔ جو دین کے تعصب کی وجہ سے ایسی رخصت دیتا ہو۔ بلکہ نیک نیتی سے یہ کہتا ہو۔ کہ تمہیں واقعی ایسا مرض ہے۔ کہ اگر تم روزے رکھو گے۔ تو تمہارا نقصان ہوگا۔ اس ڈاکٹری فتوے پر روزہ چھوڑ دینا چاہئے اور نیت یہی رکھنی چاہئے کہ کاش میں اچھا ہوتا تو روزہ ضرور رکھتا۔

پھر ایک دفعہ کے ایسے فتوے کو عمر بھر کے لئے کافی نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ ہر چند روزے کے بعد اس سے فتوے لیتے رہنا چاہئے تا کہ خدا کے ہاں واقعی تم روزہ دار لکھے جاؤ۔

3۔ تیسری قسم کی امراض وہ ہیں جن میں نہ خود بیماری کی ظاہر علامات موجود ہوں۔ نہ کوئی ڈاکٹر کچھ تشخیص کر سکیں۔ بلکہ اکثر کے منہ سے یہی سنا جائے۔ کہ شائد وہم ہے۔ شائد معمولی کمزوری ہے مگر کوئی خاص بیماری معلوم نہیں ہوتی۔ شائد ہضم کا نقص ہے بہتر ہوگا کہ آپ غذا ہلکی کر دیں۔ یا گوشت چھوڑ دیں۔ یا ورزش زیادہ کریں۔ یا اپنا پیٹ چھوٹا کریں۔ یا زیادہ چلا پھرا کریں۔ وغیرہ وغیرہ ایسے لوگوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ ڈاکٹروں سے یہ بھی پوچھ لیں۔ کہ آیا مجھے روزہ رکھنا مناسب ہے یا نہیں اس پر اکثر تو کہہ دیں گے۔ ہاں غالباً مفید ہوگا۔ پس ایسا آدمی نیک نیتی کے ساتھ روزے رکھنے شروع کر دے اور پھر ہر روزہ کے بعد خیال رکھے کہ کوئی خاص نقصان تو نہیں ہو رہا۔ یا کوئی نئی علامات علاوہ معمولی جسمانی کمزوری کے تو پیدا نہیں ہوتیں۔ مثلاً سر کا درد پیٹ کا درد، یا کسی قسم کے دورے یعنی وہ نئے سرے سے بیمار فہرست نمبر 1 تو نہیں بن جاتا۔ اگر ایسا ہو تو وہ روزہ چھوڑ دے۔ ورنہ نہیں اور اگر طبیعت ہلکی ہوتی جائے تو سمجھے کہ روزہ مفید ہے۔

روزہ سے کمزوری محسوس کرنے والے کیا کریں

4۔ چوتھے وہ لوگ جو پہلے بھی کمزوری ہی محسوس کرتے تھے اور حکیموں اور ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ تم بیمار نہیں ہو اور روزہ رکھنے کے بعد بھی وہ بیمار نہیں ہوتے۔ یعنی کوئی ظاہر علامات کسی مرض کی پیدا نہیں ہوتیں۔ بلکہ صرف کمزوری کا ہی احساس کرتے ہیں۔ وہ روزے ضرور رکھیں۔ بشرطیکہ ارذل عمر یا حمل یا رضاعت کا یا کسی خاص دینی جہاد کا سوال نہ ہو۔

اگر ان لوگوں کو کمزوری زیادہ محسوس ہو۔ تو پھر بجائے روزہ ترک کرنے کے اور دوسرے کام ترک کر دیں۔ کیونکہ اگر روزہ کا ایک من بوجھ ہو اور دوسرے کاموں کا بھی ایک من اور وہ شخص صرف ڈیڑھ من بوجھ اٹھا سکتا ہو۔ تو یہ جائز نہیں۔ کہ وہ روزہ کا بوجھ پھینک دے کہ یہ دو من میری برداشت سے زیادہ ہیں۔ بلکہ وہ روزہ والا ایک من اٹھالے اور باقی کاموں کے ایک من میں سے بیس تیس سیر پھینک دے کیونکہ روزہ فرض ہے اور باقی کاموں میں سے کچھ کام نفل ہیں کچھ سنت۔ کچھ فرض۔ مثال کے طور پر ایک کلرک نظارت مال کا روزہ رکھنے سے سخت ضعیف ہو جاتا ہے اور اپنا کام دفتر کا بھی نہیں کر سکتا۔ نہ روزہ کی کمزوری برداشت کر سکتا ہے تو ایسا آدمی دفتر سے چھٹی لے لے اور روزے رکھ لے اور اگر ناظر صاحب کہیں کہ ہم تم کو ہرگز ایک دن کی چھٹی بھی نہیں دے سکتے تو ان کو کہہ دے کہ میں نے روزے رکھنے ہیں۔ میں کام کر کے روزے نہیں رکھ سکتا اس پر بھی اگر وہ بعد اس معاملہ پر غور کرنے کے اسے سلسلہ کے مفاد کی وجہ سے رخصت نہ دے سکیں۔ تو وہ گویا مجبور ہے۔ اب وہ اپنے دوسرے بوجھ جو اختیاری ہیں پھینکنے شروع کرے۔ مثلاً درس میں جا کر نہ بیٹھے۔ بلکہ گھر جا کر پلنگ پر پڑا رہے کیونکہ درس فرض نہیں ہے اور روزہ فرض ہے۔ یا رات کو تراویح نہ پڑھے اور گھر میں ہی بیٹھ کر تراویح یا تہجد پڑھ لے۔ کیونکہ وہ بھی فرض نہیں۔ خود بازار کا کام کاج سودا سلف نہ لائے اس کا لڑکا لے آئے گا۔ ادھر ادھر نہ پھرے تا کہ جسم کی حرارت غریزی کم نہ ہو۔

غرض فرائض کو سوا سارے کام چھوڑ سکتا ہوں۔ پھر بھی اگر روزہ نہ رکھا جائے۔ تو وہ معذور ہے مگر یوں نہیں لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ اپنے سب روزمرہ کے کاموں پر روزہ کو لاد لیتے ہیں تو پھر نقصان اٹھاتے ہیں اور بیمار ہو جاتے ہیں۔ پھر روزہ چھوڑ دیتے ہیں یہ نہیں کرتے کہ دوسرے نفلی اور غیر ضروری بوجھ اپنے اتار پھینکیں اور یضع عنھم .... پر عمل نہیں کرتے۔ بلکہ اگلے غیر ضروری بوجھوں پر یہ نیا بوجھ لاد لیتے ہیں اور اتنی عقل بھی استعمال نہیں کرتے۔ جتنی ایک گدھے والا یا گڈے والا روزانہ اپنا بوجھ لادتے وقت استعمال کرتا ہے۔ روزہ رکھا ہوا ہے اور سنا کہ ایک مربی کہیں باہر سے تشریف لا رہے ہیں۔ جھٹ بارہ بجے کی ٹرین سے ان کی پیشوائی کو پہنچے۔ نیکی کمانے کے لئے اور وہاں سے دھوپ میں آ کر بخار چڑھا۔ روزے بھی گئے اور سلسلہ کے دفتر کا کام بھی گیا۔

پس مقابلہ کرو دو نیکیوں میں اور اختیار کرو زیادہ ضروری کو اور پرہیز کریں ایسے کمزور لوگ بہت چلتے پھرنے سے بہت کام کرنے سے اور بہت بولنے سے سوائے ایسی حالت کے کہ وہ مامور ہوں جیسے مولوی راجیکی صاحب کہ باوجود اس عمر کے درس قرآن بھی دے رہے ہیں اور وہ نہیں بند کرنا چاہتے اپنی تقریر کو مگر جب امام الصلوٰۃ ان کو مجبور کر دیتا ہے۔

اگر اس اصول پر سب لوگ کار بند ہو جائیں۔ تو پچیس فی صدی نئے روزہ دار پیدا ہو جائیں۔ جو اب معذوری اور بیماری کے خوف سے روزہ نہیں رکھتے۔ پس اس اصل کو اپنے پلے باندھ لو۔ کہ رمضان کے روزہ کی خاطر جو جو کام بھی سوائے ان فرائض کے ہیں۔ جن کو تم روزہ کے برابر سمجھتے ہو۔ وہ سب یا اتنے ترک کر دو کہ تمہارا بوجھ برداشت کے قابل رہ جائے پھر بعض دفعہ یہ بھی کافی نہیں ہوتا۔ کیونکہ تم صرف پچاس سیر بوجھ اٹھا سکنے کے قابل ہو اور روزہ چالیس سیر وزن کا ہے اور باقی بوجھ سب ہٹا کر پھر بھی پندرہ سیر باقی رہ گئے۔ جو تم نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ کل پچپن سیر کا وزن ہوا۔ جو تمہاری طاقت یعنی پچاس سیر سے ذرا زیادہ ہے۔ اس کے لئے بھی علاج ہے اور وہ یہ کہ بجائے پانچ سیر فرائض کو پھینک دینے کے تم پانچ سیر مزید طاقت حاصل کر لو۔ وہ اس طرح کہ اس صورت میں کچھ دودھ کچھ بادام کچھ مقوی غذا۔ یا کچھ مقوی دوا مثلاً مچھلی کا تیل یا مکھن وغیرہ اگر ہضم کر سکتے ہو تو استعمال کرو۔ تا کہ اس پانچ سیر کے لئے تم میں مزید طاقت پیدا ہو جائے اور تم یہ بوجھ اٹھا سکو اور اگر ان کے لئے پیسے نہ ہوں۔ تو پھر تم معذور ہو۔

میں نے بار ہا جیلوں میں دیکھا ہے کہ جب قیدی ہنگر سٹرائک کرتے ہیں۔ یعنی سیاسی روزہ رکھتے ہیں۔ تو وہ فوراً بستر بچھا کر اور ایک کمبل اوڑھ کر دن رات آرام سے لیٹے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ زیادہ نقل و حرکت ان کو اس روزہ میں کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ سو جو بھی کمزور ہو وہ جب روزہ رکھے۔ تو اپنے باقی کام جو بھی غیر ضروری پائے۔ ترک کرے ورنہ ایک ماہ کے روزے نباہنے مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیں گے۔

تیسری صورت ایک ہے کہ بعض دفعہ ذرا بیلوں کو راستہ میں آرام دینے سے وہ آسانی سے چھکڑا کھینچنے لگ جاتے ہیں اور اس کی ترکیب کمزور روزہ دار کے لئے یہ ہے کہ سارے روزے نہ چھوڑ

دے۔ بلکہ ایک دن ناغہ کر کے رکھتا جائے۔ یہ نہ کرے کہ ایک روزہ کے بعد جو تکلیف ہوئی۔ تو سارے مہینے کے ہی چھوڑ دیئے۔ اسے زمیندار لوگ دم دینا یا پنجابی میں ''ساہی کڈھنا'' یعنے سانس دلانا کہتے ہیں۔ مگر بعض لوگوں کو ہر روز کھانے کا وقت تبدیل کرنا بھی نقصان دہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگ روزہ داروں کے ساتھ ہی سحری اور شام کا کھانا کھایا کریں۔ مگر جس روز روزہ نہ رکھنا ہو۔ اس روز روزہ نہ رکھیں تا کہ کھانے کے روزانہ اوقات میں فرق نہ آوے اور پیٹ خراب نہ ہو یعنی روزہ نہ رکھوں تو سحری بھی نہ کھاؤں۔ کیا پورا ہی کافر بن جاؤں۔ والی مثل پر عمل کرلیا کرو۔

روزہ رکھنے سے بیمار ہونے والے

5۔ اس کے سوا ایک اور کلاس بھی ہے وہ ایسے لوگوں کی کہ یوں تو وہ کچھ تندرست بھی رہتے ہیں۔ مگر جہاں روزے رکھے ان کو سخت سردرد یا متلی یا چکروں کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور لازمی طور پر یہ لوگ انتڑیوں یعنی امعاء کے تعفّن کا شکار ہوتے ہیں جب روزہ رکھا تو باہر سے تازہ غذا نہ گئی اندر کا سڑا ہوا اور گزشتہ شب کے کھائے ہوئے کھانے کا فضلہ امعاء دوبارہ جذب کرنا شروع کر دیتی ہیں اور وہ زہریلا ہوتا ہے اور اسے نئے کھانے سے چونکہ dilute نہیں کیا ہوا ہوتا۔ اس لئے فوراً دماغ کو سمّیت یعنی زہر چڑھ کر سر پکڑا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر پہلا فرد جرم یہ لگتا ہے کہ جب انہیں اپنی بیماری معلوم ہے اور کئی رمضان بے روزوں کے اسی طرح گذر چکے ہیں۔ تو کیوں وہ باقی گیارہ مہینوں میں اپنے علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اگر وہ فوری کوشش مرض کے دور کرنے کی جو اس کا حق تھا کر چکے ہیں اور ڈاکٹروں نے ان کو ناقابل علاج کہہ دیا ہے تو واقعی وہ معذور ہیں۔ ورنہ نہیں۔ کیا روزہ رکھنے یعنی لقاء الٰہی کے لئے اتنی کوشش بھی ہم پر فرض نہیں کہ ہم اس کی روکوں کو دور کریں اور اس بیماری کے برخلاف جہاد کریں۔ جب تک اطباء اسے مستقل طور پر ناقابل علاج نہ کہہ دیں۔

دوسرے ایسے مریضوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ بعض دفعہ رمضان سے پہلے یا روزوں کے اندر مسہل لیتے رہنے اور امعاء کو صاف کرتے رہنے سے آرام رہتا ہے۔ وہ اس طرح کر سکتے ہیں کہ مسہل لے کر چند روزے رکھ لیں۔ پھر ایک مسہل لے لیں اور اس دن روزہ نہ رکھیں۔ پھر اس کے بعد روزے رکھ لیں۔ غرض اسی طرح کام چلاتے رہیں اگر ہو سکے۔

تیسری ترکیب یہ ہے کہ امعاء ہمیشہ عموماً گوشت انڈے دودھ مٹھاس اور ترشی سے سڑتی ہیں اور انہی چیزوں سے اکثر یہ نقصانات اور سردرد وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ پس اگر یہ لوگ اپنی صحت اور خدا کی رضا کی خاطر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ تو نہ صرف بیماری دور ہو جائے گی بلکہ روزوں کی توفیق بھی مل جائے گی اور ان جملہ امور کے لئے خود بخود نہیں بلکہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کی رائے کی شمولیت سے اپنا علاج کریں اور اگر بار بار کوشش کرنے کے باوجود ناکامی ہو۔ تو بے شک پھر معذور ہیں اور ایسے خوش خوراک لوگوں کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ گوشت انڈا یا اور ہر ایسی چیز اپنے اوپر حرام کرلیں۔ جو ان کی بیماری کا باعث ہے اور ان کی امعاء کو خراب کرتی ہے۔ بلکہ اگر اس راہ میں ساری عمر کے لئے بھی بعض چیزیں چھوڑ دیں۔ تو وہ نقصان میں نہیں رہیں گے۔ کیونکہ ایمان کے بعد صحت جسمانی سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے اور یہ جسم ہمارے پاس دنیا کی امانتوں میں سب سے زیادہ قیمتی امانت ہے۔ بس ہم پر فرض ہے کہ اپنے دین کے لئے اس کی حفاظت کریں اور اسے درست رکھیں اور اس کو کام کے قابل بنائے رکھیں اور تحریک جدید والا سادہ دسترخوان اختیار کرلیں۔

نشوں کے عادی لوگ اور روزہ

6۔ آخر میں کچھ نشوں کے عادی ہیں جو بیماری کے بہانہ سے روزہ ترک کرتے ہیں۔

حالانکہ ان کا نشہ ان کی روزہ خوری کا باعث ہے۔ مثلاً چائے کے عادی، زردہ تمباکو حقہ سگریٹ اور افیون وغیرہ کے عادی۔ سو یاد رکھو کہ خواہ روزہ کا سوال ہو یا نہ ہو ان نشوں کو بالکل ترک کر دینا لازمی ہے سوائے ان لوگوں کے جو بڈھے اور ضعیف ہو گئے ہوں۔ عادات کی غلامی ترک کرنی بھی ہماری جماعت کے لئے لابدی ہے۔

میں نے ایک دن حضرت مسیح موعود کا ایک فرمان الفضل میں پڑھا پان اور زردہ تمباکو وغیرہ کے متعلق کہ انہیں ترک کر دینا چاہئے۔ میں زردہ تو نہ کھاتا تھا۔ مگر پان بطور روزانہ عادت کے اسی وقت سے چھوڑ دیا۔ ہاں بطور دوا کے میں اسے استعمال کرلیتا ہوں۔ نہ بطور عادت کے۔

اسی طرح چائے کی طرف ایک دفعہ خیال آیا۔ میں سولہ سال سے بلاناغہ دو وقت یا ایک وقت اچھی تیز چائے پیا کرتا تھا اور بار ہا را سے چھوڑا۔ مگر ہر دفعہ سر کے درد نے لاچار کر دیا اور دوسرے تیسرے دن ہی توبہ توڑنی پڑی۔ آخر ایک دن سوچا تو معلوم ہوا کہ یہ سب یک دم ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ اسے آہستہ آہستہ چھوڑنا چاہئے۔ پس یہ حکمت سمجھنے کی دیر تھی۔ کہ میں نے ایک ہفتہ میں 1/7 یعنی ہر روز ساتواں حصہ کم کر کے بلا کسی ذرہ بھر تکلیف کے اسے بالکل چھوڑ دیا نہ سر درد ہوا نہ کسل نہ پنڈلیوں میں اینٹھن، سو حکمت اور عقل کام دے جاتی ہے۔ ایسی جگہ جہاں صرف شوق اور جوش فیل ہو جاتا ہے اور اب یا تو دعوت میں پی لیتا ہوں یا کسی بیماری کی دوا کے طور پر عادت کے طور پر نہیں۔ پان اور چائے دونوں کو حلال اور ضرورت کے وقت طیب سمجھتا ہوں۔ کیونکہ میں نے حضرت مسیح موعود اور ان کے ہر دو خلفا کو ان دونوں چیزوں کو بضرورت استعمال کرتے دیکھا ہے۔ مگر تمباکو، حقہ، سگریٹ یا افیون یہ سب مکروہ نشے ہیں اور سوائے بیماری کے کسی کو ان کے پاس جانا بھی قابل شرم ہے۔ ہاں جن ضعیف العمر لوگوں کو سالہا سال کی عادتیں پڑی ہوئی ہوں۔ یا ان کو بطور علاج استعمال کرتے ہوں اور نہ چھوڑ سکتے ہوں۔ تو وہ مجبور ہیں۔ وہ اپنے دل میں ان کی طرف سے نفرت رکھیں اور ہمیشہ خفیہ استعمال کیا کریں اور استغفار کرتے رہیں۔

7۔ ساتویں یہ کہ روزہ خود خشکی کرتا ہے۔ کیونکہ پانی بدن کے اندر کم پہنچتا ہے۔ خصوصاً گرمی کے روزوں میں۔ مگر جاڑے میں بھی اس سے قبض ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ قبض سے فوراً متاثر ہو جاتے ہیں۔ وہ روزہ میں ہمیشہ تکلیف اٹھاتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بہتر ہوگا۔ کہ ایک تو وہ کچھ ملین دوا استعمال کیا کریں۔ تا کہ اجابت بافراغت آتی رہے۔ دوسرے وہ پانی زیادہ استعمال کیا کریں۔ مثلاً ایک مسنون طریقہ یہ بھی ہے۔ کہ روزہ پانی سے ہی کھولا جائے۔ مگر جاڑے میں ٹھنڈا نہ ہو۔ یا سحری کے وقت کھانا کم ہو اور پانی زیادہ یا بجائے خشک غذا کے دودھ زیادہ پی لیا کرے اور چاول نہ کھائیں بلکہ روٹی۔

8۔ آٹھویں بعض روزہ دار اس لئے بیمار ہو جاتے ہیں کہ رمضان کے آتے ہی ان کے ہاں کھانا بہت مرغن اور ثقیل پکنے لگتا ہے اور پہلے وہ افطاری ثقیل کھاتے ہیں۔ پھر نماز مغرب پڑھ کر ایک گھنٹہ بعد کھانا بہت ثقیل کھایا جاتا ہے۔ پھر سحری کے وقت ضرور پراٹھا اور مرغن کھانا ان کی خیر خواہ بیوی ان کے سامنے رکھتی ہے۔ تا کہ وہ کمزور نہ ہو جائیں۔ غرض مغرب سے سحر تک تین پتھر ان کے معدے میں داخل ہوتے ہیں۔ جو ان کی برداشت سے باہر ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دو چار روزوں کے بعد یا قے یا دست لگ جاتے ہیں۔ یا سخت بدہضمی اور بخار اور پیچش اور دیگر امراض آموجود ہوتے ہیں۔ یا جگر خراب ہو جاتا ہے اور ان لوگوں پر اس بات کا وبال پڑتا ہے کہ وہ روزہ کا خیال نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنے موٹا ہونے کے خیال کو مقدم رکھتے ہیں۔ ان کو اگر ہر روز یہ خیال رہتا۔ کہ خدا کرے ہم بیمار نہ ہو جائیں۔ تا کہ روزوں سے محروم نہ رہ جائیں۔ تو وہ اپنے کھانے پینے اور معدہ پر نظر رکھتے۔ بلکہ رمضان شروع ہوتے ہی میاں اور بیوی دونوں کو یہ خیال آ کر پکڑ لیتا ہے۔ کہ ہم کمزور نہ ہو جائیں اور جس طرح ہو ہم روزہ کی اس کمزوری کا مقابلہ کریں۔ جس کے لئے روزہ بنایا گیا ہے اور اس مقصد کو توڑ دیں جس کے لئے رمضان تشریف لایا ہے۔

9۔ نویں وہ لوگ ہیں جن میں فالتو طاقت یعنی Reserve power بالکل نہیں ہوتی یا بہت کم ہوتی ہے جیسے پیر فرتوت یا پرانے سالہا سال کے مریض یا حاملہ یا مرضعہ عورت۔ ان کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔ سوائے اس کے کہ کبھی شوقیہ یا عشقیہ طور پر رکھ لیں۔

10۔ دسویں وہ لڑکے لڑکیاں جن کی عمر پختہ نہیں ہوئی اور طالب علم ہیں لیکن گو ان میں طاقت یا انرجی بہت ہے مگر 18 سال عمر سے پہلے اگر وہ پورے روزے رکھیں گے۔ تو ان کے اعصاب پر آفت آنے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ وہ کچے پھل یا ہری ٹہنی کی طرح ہیں۔ ہاں وہ بھی شوقیہ کبھی کبھی رکھ سکتے ہیں مگر مسلسل نہیں۔

احباب غور کریں

یہ سب باتیں میں نے اس لئے لکھی ہیں کہ ہمارے احباب ان پر غور کریں تا کہ اگر کوئی فائدہ ان کو اس میں سے مل سکتا ہو تو اسے اٹھالیں اور تا کہ ان کی بصیرت اور معرفت بڑھے کیونکہ معرفت کے سوا ظاہری شریعت میں بعض دفعہ دقتیں پیش آتی ہیں خصوصاً جہاں دو نیکیوں میں مقابلہ آ پڑتا ہے حالانکہ یہی مقام باریک بینی کے امتحان کا ہوتا ہے۔ پس حل کرو اپنی مشکلات کو شریعت کے ظاہری احکام سے پھر اپنی بصیرت اور معرفت سے پھر دعا سے۔ تا کہ خداتعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نازل ہو اور تم کو روزوں کی توفیق ملے اور جو حکم خداوندی ہے۔ اس پر صحیح عمل کر سکو۔

دیکھو جب لوگوں کے روزے خداتعالیٰ کے روبرو پیش ہوتے ہیں تو وہ فرشتے سے پوچھتا ہے کہ زید پر کتنے روزے فرض تھے فرشتہ کہتا ہے کہ حضور 30 پھر سوال ہوتا ہے کہ اس نے کتنے رکھے۔ عرض کرتا ہے کہ بیس۔ تو نتیجہ میں زید کے دس نمبر کاٹے جاتے ہیں۔ پھر اس طرح بکر کی بابت سوال ہوتا ہے۔ کہ کتنے روزے اس پر فرض تھے۔ جواب ملتا ہے بیس کیونکہ وہ دس دن بیمار رہا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کتنے اس نے رکھے جواب ملتا ہے کہ تیس۔ تو نتیجہ میں اس کے بھی دس نمبر کاٹ لئے جاتے ہیں۔ پھر خالد کا حساب پیش ہوتا ہے کہ اس پر کتنے روزے فرض تھے۔ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور دس کیونکہ یہ کچھ دن مریض تھا اور عمر رسیدہ اور کمزور تھا۔ پھر پوچھا جاتا ہے کہ اس نے کتنے رکھے جواب ملتا ہے کہ دس۔ نتیجہ یہ کہ سو فیصدی نمبر مل جاتے ہیں اور ان بیس اور تیس روزوں والوں سے درجہ بڑھ کر حاصل ہوتا ہے۔ سو تم بھی نہ آگے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

خوشگوار عائلی زندگی کے لئے ایک دوسرے کا احترام کریں

میاں بیوی کے تعلقات میں رخنہ پیدا ہونا اور گھروں کا ٹوٹنا یہ ہر سوسائٹی میں اس وقت عام ہو رہا ہے۔ امریکہ میں تو سکولوں میں بھی اس بات کی تعلیم دے دی جاتی ہے کہ کس طرح سنگل رہ کر بچوں کی پرورش کرنی ہے۔

ایک وجہ تو گھروں کے ٹوٹنے یا میاں بیوی کے تعلقات میں رخنہ پڑنے کی یقیناً طبائع کا اختلاف بھی ہے، طبیعت آپس میں نہیں ملتی۔

اس میں سب سے زیادہ قوت برداشت کی کمی ہے۔ نہ خاوند میں قوت برداشت ہے نہ بیوی میں۔ یہ قوت برداشت کا وصف ہی ہے جو گھروں کو ٹوٹنے سے بچا سکتا ہے خاوند یا بیوی کو۔ کسی نہ کسی کو ضرور اس وصف سے متصف ہونا چاہئے تاکہ وہ حالات پر، جذبات پر، غصہ پر قابو پا کر اپنے گھروں کو اجڑنے سے بچائے غصہ بھی ایک قسم کا شیطانی فعل ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

فاستعذ باللّٰہ جب غصہ آ جائے۔ یا شیطانی کام کرنے کی طرف یا کسی برائی کی طرف طبیعت کا رجحان ہو تو پھر انسان کو چاہئے کہ وہ اعوذ باللہ پڑھ لے۔ یا لاحول...... پڑھے۔

یہاں افادہ عام کے لئے میں ایک ماں کی اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت کی چند نصائح لکھتا ہوں تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ نے اپنی بڑی بیٹی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو یہ نصائح فرمائیں۔

1۔ ''اپنے شوہر سے پوشیدہ، یا وہ کام جس کو ان سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز کبھی نہ کرنا، شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کو کھو دیتی ہے۔

2۔ اگر کوئی کام ان کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا۔ صاف کہہ دینا کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

3۔ کبھی ان کے غصہ کے وقت نہ بولنا، تم پر یا کسی نوکر یا بچہ پر خفا ہوں اور تم کو معلوم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت تک نہ بولنا غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور ان کا غلطی پر ہونا ان کو سمجھا دینا غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی اگر غصے میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

4۔ ان کے عزیزوں کو۔ عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔

کسی کی برائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی برائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا کرے گا۔

اگر ہم میں سے ہر ایک ان قیمتی نصائح پر عمل کرے گا تو گھر یقینی طور پر جنت بے نظیر کا معاشرہ پیش کرے گا۔ گھروں میں سکون، اطمینان قلب، عزت واحترام ہوگا یہی ایک خاوند بیوی سے توقع کی جاسکتی ہے۔

پس قوت برداشت کے وصف سے متصف ہوں اور غصہ جو کہ بے محل بے موقعہ کا دیوہیکل اور شیطان ہے اس سے اجتناب کریں تو یقیناً اس سے آپ دیکھیں گے کہ گھر کا سکون واپس آ سکتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں یعنی جائز کاموں میں سب سے زیادہ کراہت والا فعل طلاق ہے یعنی اگرچہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے شریعت کے مطابق طلاق وخلع کی اجازت دی ہے مگر ہے یہ بہت مکروہ اور ناپسندیدہ۔

تو حتی الوسع کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ہم گھروں میں سکون پیدا کریں، غلطیوں کو نظرانداز کریں، چشم پوشی سے کام لیں یہاں مناسب ہوگا کہ میں چند اور احادیث بیان کر دوں جن میں رسول خدا ﷺ نے میاں بیوی کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

فرمایا:۔ کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل وعیال کے اپنے ساتھ بہتر ہے اور میں اہل کے ساتھ تم سب میں سے بہتر ہوں۔

ایک اور حدیث میں رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں یہ حدیث ترمذی کتاب النکاح سے لی گئی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

مسلم کتاب النکاح میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہئے اگر اس کی ایک بات اسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہوسکتی ہے، یعنی ہمیشہ انسان کو اچھی باتوں پر نظر رکھنی چاہئے اور پھر غلطیوں، خامیوں سے کون پاک ہے؟ ایک اور اہم بات جس کے فقدان کی وجہ سے عائلی جھگڑے اور طلاق وغیرہ ہو رہی ہے اور وہ ہے ''خوف خدا'' تقویٰ کی کمی۔

کیا کبھی کسی نے غور کیا ہے کہ جب نکاح پڑھا جاتا ہے تو اس میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے بار بار تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے اور تقویٰ سے مراد ہے خدا کی محبت اور خدا کا خوف۔ یعنی ایک مومن کے دل میں ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ میرے اس فعل سے، میرے اس کام سے کہیں میرا مولیٰ میرا خدا ناراض نہ ہو جائے۔ یہ ہے تقویٰ۔

پس نکاح کے وقت خصوصیت سے ان آیات کا انتخاب ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے ہمیشہ یہ مدنظر رہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وقت نکاح کیا عہد باندھا ہے تقویٰ کی کمی کی وجہ سے یہ جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں۔ پس یہاں پر یہی عرض کروں گا کہ خوف خدا کرو۔ کچھ تو خوف خدا کرو۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا اور یہ حدیث حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ

جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی تھا تو وہ جنت میں جائے گی۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خاوندوں کو فرمایا کہ استوصوا بالنساء خیراً ''کہ عورتوں کی بھلائی اور خیرخواہی کا ہمیشہ خیال رکھو''۔

پس تقویٰ کا تقاضا ہے کہ انسان اپنی عورت کے ساتھ حسن سلوک کرے، اس کے جذبات کا خیال رکھے، اس کے والدین اور عزیز واقارب کے ساتھ صلہ رحمی اور عزت واحترام کے ساتھ پیش آئے اور اسے کوئی دل دکھانے والی بات نہ کرے اور یہی بات عورت کے لئے ہے کہ وہ اپنے خاوند کا احترام کرے۔ اس کی ضرورتوں کا اور احساسات کا خیال رکھے۔ بچوں کو وقت دے ان کی صحیح تربیت کرے۔ ان امور کو مدنظر رکھنے سے یقیناً معاشرہ میں اصلاح پیدا ہوگی اور سکون واطمینان قلب نصیب ہوگا۔

یہاں پر ایک اور بات کا اضافہ بھی کر دیتا ہوں کہ عائلی جھگڑوں میں اکثر یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ میاں بیوی تو پیار اور محبت کے ساتھ رہنے کو تیار ہیں۔ وہ صلح پر راضی ہیں، ایک دوسرے کو چاہتے ہیں لیکن فریقین کی طرف سے والدین اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں، والدین کو بھی چاہئے کہ اپنی بہو کی اسی طرح عزت کریں جس طرح وہ اپنی بیٹی کی عزت کرتے ہیں۔

بہو اور بیٹی میں فرق نہ کریں امتیازی سلوک ہی بعض اوقات نزع اور جھگڑے کا باعث بن جاتا ہے۔

والدین کو بزرگانہ کردار اور رول ادا کرنا چاہئے۔ بچوں سے غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں، صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کے ساتھ، صرف نظر کرتے ہوئے چشم پوشی سے کام لے کر اصلاح کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے لئے دعائیں کریں۔

جو والدین نہ خود دعا کرتے ہیں۔ نہ بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں وہ پھر اسی طرح بے مراد رہتے ہیں۔ پس دعاؤں سے بھی کام لیں۔ خدا تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری کرے۔

بعض اوقات بیوی کی سہیلیاں بھی کام خراب کرتی ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگوں کا گھروں میں آنا جانا ہوتا ہے جسے یا خاوند پسند نہیں کرتا یا بیوی پسند نہیں کرتی تو کیوں ایسے لوگوں سے رابطہ رکھا جائے۔ بعض لوگوں کا تو کام ہی یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے اگلے کا کام خراب کیا جائے پس یہ سب شیطانی افعال ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 5 بعض مریض کس طرح روزہ رکھ سکتے ہیں

بڑھو احکام کے معاملہ میں نہ پیچھے رہو تا کہ پورا اجر پاؤ۔ یاد رکھو کہ تم خدا کو ہیکڑی سے راضی نہیں کر سکتے بلکہ عاجزی سے اس کے حکموں پر چل کر اور اسی کے منشاء اور فضل سے۔

بیماری کی وجہ سے روزہ توڑنا

عام لوگوں میں ایک غلط فہمی یہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ جب روزہ رکھ لیا تو بس شام تک وہ بطور لگام کے منہ پر چڑھ گیا۔ خواہ آدمی بیمار ہی ہو جائے خواہ مرنے ہی لگے اور اگر کوئی بیماری کی وجہ سے روزہ توڑ دے۔ خاص کر دوپہر کے بعد تو پھر تو وہ شیم، شیم، شیم کا مستحق ہو جاتا ہے۔ حالانکہ میں نے خود حضرت مسیح موعود کو دیکھا کہ عین جس وقت سورج ڈوبنے لگا تھا آپ کو سر کا دورہ پڑا اس وقت حضور لدھیانہ میں تھے۔ آپ نے فوراً الماری میں سے صندوقچی منگا کر دوا کھائی۔ گھر میں سے بعض نے کہا بھی کہ ابھی روزہ کھلنے والا ہے۔ شاید چند منٹوں کی دیر تھی مگر آپ نے نہ مانا اور فوراً سخت تکلیف میں علاج کو روزہ پر مقدم کیا اور دکھا دیا کہ یوں دنیا کی رائے کو ہم خاک کی طرح سمجھتے ہیں اور یوں ہم شریعت پر عمل کرتے ہیں تبھی تو مسیح موعود ہیں اور تبھی تو ہماری تعریف آسمانوں پر اس طرح مشہور ہے کہ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ (الفضل 5 دسمبر 1936ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عمران احمد کاہلوں صاحب معلم وقف جدید تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ کی چار بچیوں فضیلت مقبول بنت مکرم مقبول احمد چیمہ صاحب، خدیجہ مقصود بنت مکرم مقصود احمد چیمہ صاحب، لائبہ ناصر بنت مکرم ناصر احمد کھوکھر صاحب، امۃ النور بنت مکرم مظفر خلیل احمد صاحب نے سات سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 28 مئی 2011ء کو بعد از نماز فجر منعقد ہوئی۔ ان چاروں بچیوں سے قرآن کے مختلف حصص مکرم رضوان احمد باجوہ صاحب انسپکٹر وقف جدید ارشاد نے سنے اور بعد میں مکرم سعادت علی بٹر صاحب صدر جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کے سینوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مورخہ 25 جولائی 2011ء کو بعد نماز ظہر بیت الفضل لندن میں خاکسار کی بیٹی مکرمہ خولہ حفیظ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم نصر احمد صاحب ابن مکرم محمد اقبال احمد صاحب (ر) جوائنٹ سیکرٹری منسٹری آف فاٹا اسلام آباد کے ساتھ مبلغ دس لاکھ روپے حق مہر پر فرمایا۔ مکرمہ خولہ حفیظ صاحبہ محترم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد کی پوتی اور محترم چوہدری عبدالمنان انور صاحب مرحوم کنری ضلع عمرکوٹ کی نواسی ہیں۔ جبکہ مکرم نصر احمد صاحب محترم محمد حنیف اسلم صاحب اسلام آباد کے پوتے، محترم شریف احمد صاحب کپورتھلوی کے نواسے اور حضرت منشی عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب سے اس نکاح کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم مبشر احمد فرخ صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ وردۃ العین رابعہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر نقی الدین صاحب آف اسلام آباد مورخہ 9 جولائی 2011ء کو بخیر وخوبی سرانجام پائی۔ شادی کی تقریب ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ اسی موقع پر نکاح کا اعلان بعوض ساڑھے تین لاکھ روپے حق مہر مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے کیا۔ اگلے روز 10 جولائی 2011ء کو خاکسار نے KRL شادی ہال اسلام آباد میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کرائی۔ دلہا محترم ڈاکٹر چوہدری عبدالاحد صاحب ایم ایس سی پی ایچ ڈی (مرحوم) سابق ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن، فضل عمر ریسرچ انسٹیٹیوٹ قادیان کا پوتا ہے۔ اسی طرح دلہن کا تعلق حضرت پیر افتخار احمد صاحب آف لدھیانہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی التماس ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے ہر جہت سے مبارک کرے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم ڈاکٹر کرنل (ر) نصرت ظفر صاحبہ کینیڈا تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے والد محترم شیخ خورشید احمد صاحب سابق نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل بعمر 92 سال کینیڈا میں وفات پا گئے تھے۔ والد صاحب کی وفات پر احباب جماعت نے ہم غمزدہ افراد خاندان کے ساتھ بالمشافہ، بذریعہ فون، فیکس، ای میلز اور خطوط اپنے پرخلوص اظہار تعزیت سے غم بٹایا اور ان کی خدمات کو بھی سراہا۔ ہم فرداً فرداً تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ لہٰذا بذریعہ الفضل ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر سے نوازے نیز یہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کامیابی

مکرمہ روبینہ طاہر صاحبہ رائے ونڈ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے بیٹے عثمان احمد ابن مکرم طاہر یعقوب صاحب نے لاہور بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں 925/1050 نمبر لے کر گورنمنٹ ہائی سکول رائے ونڈ لاہور میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ موصوف مکرم محمد یعقوب صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم محمد رضاء اللہ چانڈیو صاحب مربی سلسلہ باڈہ شہر ضلع لاڑکانہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے مورخہ 17 جون 2011ء کو خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم غضنفر احمد صاحب چانڈیو ولد مکرم محمد اسداللہ صاحب چانڈیو کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کے نکاح کا اعلان محترمہ عروسہ صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق صاحب مرڑانی بلوچ آف میرپور خاص کے ساتھ محترم حافظ عبدالرحمٰن صاحب مربی ضلع میرپور خاص نے سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص میں کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے فریقین کیلئے یہ نکاح بابرکت فرمائے اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے والا بنائے۔ آمین

ضرورت خادم بیت الذکر

مکرم رانا رشید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلگشت کالونی ملتان تحریر کرتے ہیں۔

احمدیہ دارالذکر گلگشت کالونی ملتان میں ایک خادم بیت الذکر کی ضرورت ہے۔ محنتی اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے حضرات درج ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔ سنگل رہائش کا انتظام ہے اور وظیفہ بالمشافہ طے ہو گا۔ درخواستیں صدر صاحب جماعت یا امیر صاحب ضلع کی تصدیق سے بھجوائیں۔

294-B گلگشت کالونی ملتان

0300-7196375, 061-6512031

ولادت

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم وسیم اللہ کاہلوں صاحب کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 13/اگست 2011ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سربلند کاہلوں تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شکر اللہ کاہلوں صاحب آف چک نمبر 217 چھور مغلیاں سانگلہ ہل حال مقیم دارالصدر غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب جہلم کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، باعمر اور خادم دین بنائے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خان صاحب فلاڈلفیا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ پروفیسر رشیدہ تسنیم صاحبہ کی وفات پر بہت سے احباب نے بذریعہ ای میل، فون اور خطوط مجھ سے اور میرے بچوں سے اظہار تعزیت کیا۔ ہم سب فرداً فرداً ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن تہ دل سے سب کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی اور ہمارے دکھ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

فاران احمد طاہر ابن مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تین روز سے شدید بخار میں مبتلا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ناصر احمد مظفر صاحب اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھابھی مکرمہ ارشاد تبسم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اقبال صاحب غازی روڈ لاہور اور بھتیجی مکرمہ وجیہہ اقبال صاحبہ بعمر 16 سال بنت مکرم محمد اقبال صاحب بوجہ ڈینگی فیور گزشتہ دس روز سے سرگنگارام ہسپتال میں داخل ہیں بار بار Platelets کی تبدیلی ہو رہی ہے کمزوری بہت ہے اسی طرح مکرم محمد اقبال صاحب بوجہ ہیپاٹائٹس علیل ہیں سب کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ

گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ

خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ

(بکنگ جاری ہے)

047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

6ہزار بڑے ٹیکس نادہندگان کے خلاف کارروائی کا فیصلہ

فیڈرل بورڈ آف ریونیو کے ذیلی ادارے ڈائریکٹریٹ جنرل انٹیلی جنس اینڈ انویسٹی گیشن ان لینڈ ریونیو نے بھاری آمدن رکھنے کے باوجود ٹیکس ادا نہ کرنے والے ڈاکٹروں ، وکیلوں ، رئیل سٹیٹ ایجنٹس ، ٹرانسپورٹرز ، جیولرز ، موبائل فون ڈیلرز اور کمپیوٹر ڈیلرز کے خلاف کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور بڑے ٹیکس نادہندگان کو نوٹس جاری کرنے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

ربوہ میں موسلا دھار بارش

17/اگست صبح 8 بجے ربوہ میں موسلا دھار بارش ہوئی جس کی وجہ سے ہر طرف جل تھل ہوگیا اور گرمی کی شدت میں مزید کمی آ گئی ہے۔

خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ اور جمرود میں دھماکے

خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ اور تحصیل جمرود میں دو بم دھماکے ہوئے جس کے نتیجہ میں 12افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ دو دہشت گرد بھی مارے گئے۔

پشاور میں 13۔افراد کا قتل

پشاور میں خزانہ کے علاقہ گڑھی خان بابا میں گھریلو تنازعہ اور اندرون شہر شاہین بازار میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر 13/افراد کو قتل کر دیا گیا۔ جن میں دو گھرانوں کے میاں بیوی اور ان کے بچے شامل ہیں۔

پہلی بار خاتون بحری بیڑے کی کمانڈر مقرر

برطانیہ کی بحریہ نے ملکی تاریخ میں پہلی بار خاتون کو بحری جنگی بیڑے کا کمانڈر مقرر کر دیا۔ برطانوی میڈیا کے مطابق لنکن شائر کی 39 سالہ سارہ ویسٹ کو ایک بحری جنگی بیڑے کی کمان سونپی گئی ہے۔ برطانوی بحریہ کی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ کسی خاتون اہلکار کو وزارت دفاع نے وارشپ کمانڈر مقرر کیا ہے۔

جاپان پاکستان کو پولیو کے خاتمے کیلئے ڈیڑھ کروڑ ڈالر قرض دے گا

جاپان پولیو کے خاتمے کیلئے پاکستان کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر قرضہ دے گا۔ معاہدے پر دستخط کر دیئے گئے۔ جاپان کی بین الاقوامی تعاون کی تنظیم جائیکا کی پاکستان میں سربراہ اور سیکرٹری اکنامک ڈویژن نے اسلام آباد میں معاہدے پر دستخط کئے۔ قرض کا مقصد پاکستان سے پولیو کا خاتمہ ہے جس سے پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جائیں گے۔

مستحق طلبہ کی امداد

جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات
2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی
4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی ۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

ضرورت مرد باورچی اور خاتون کیئر ٹیکر فل ٹائم

مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

دارالضیافت کے ذریعہ ربوہ کے ایک نہایت معزز خاندان کیلئے کھانا پکانے کے ماہر باورچی اور 24 گھنٹہ گھر میں دیکھ بھال کرنے والی نگران عورت کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورت مند فوری طور پر اپنی درخواست مکرم صدر صاحب محلّہ کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ لے کر خاکسار کو فوری ملیں۔

ٹھیکہ ٹک شاپ

نصرت جہاں اکیڈمی انگلش میڈیم بوائز اور نصرت جہاں انٹر کالج کی علیحدہ علیحدہ ٹک شاپ ہیں۔ ان دونوں کو ایک سال کیلئے الگ الگ ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔

ایسے احباب کرام جو تعلیمی اداروں میں ٹک شاپ کا تجربہ رکھتے ہوں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مورخہ 25/ اگست 2011ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ ادارہ ہذا کو بھجوائیں۔

شرائط ٹھیکہ دفتر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

☆......☆......☆

Be Kool Place
خدمت کے بارہ سال
Authorised Services Dealer
سیل سروس اینڈ انسٹالیشن کنٹریکٹر
ہمارے ہاں تمام کمپنیوں کے سپلٹ اے سی کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
احمدی بھائیوں کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
طالب دعا: اسد اللہ احمد
PH:042-37220022
Mob:03214233721
دوکان نمبر 1 فیروز سنٹر 4۔ لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور

COSMEDERM LASER
کوسمیڈرم لیزر
غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ ● ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین
Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant
147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore
0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077

ربوہ میں سحر وافطار 18۔اگست

انتہائے سحر	4:07
طلوع آفتاب	5:32
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:52

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

مردانہ، زنانہ اور بچگانہ پیچیدہ اور پرانی امراض کی علاج گاہ
F.B CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
Tariq Market Rabwah
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے
PH:0300-7705078

ضرورت اساتذہ
الصادق اکیڈمی میں خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے
تعلیمی قابلیت بی اے۔ بی ایس، ایم اے۔ ایم ایس سی ہو۔ انٹرویو مورخہ 21,20/اگست صبح 9 بجے الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف میں ہوگا۔ اپنی اسناد کی فوٹو کاپی کے ساتھ درخواست صدر صاحب محلّہ سے تصدیق کروا کے جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6211637-6214434

FR-10